بیویوں
کے باہمی تعلقات

www.KitaboSunnat.com

ام عبد منیب

مشربہ علم و حکمت
ندیم ٹاؤن ڈاکخانہ اعوان ٹاؤن لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے

کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی

کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے

درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

بیویوں کے باہمی تعلقات

اُمِّ عبدِ منیب

www.KitaboSunnat.com

ناشر:
مشربہ علم وحکمت (دار الشکر)
ندیم ٹاؤن ملتان روڈ لاہور۔ پاکستان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جمیع الحقوق محفوظة

نام کتاب ———— باہمی تعلقات بیویوں کے

اہتمام ———— محمد عبد منیب

اشاعت اول ———— ربیع الاول ۱۴۲۹ھ

حالیہ اشاعت ———— ذی قعد ۱۴۳۴ھ

قیمت ———— 42:00

ناشر: مشربہ علم وحکمت (دار الشکر)

ندیم ٹاؤن ملتان روڈ لاہور۔ پاکستان 0321-4609092 0300-4270553

ڈسٹری بیوٹر: دار الکتب السلفیہ

(4 شیش محل روڈ لاہور۔ پاکستان 54000) Ph:092-042-7237184

☆ البلاغ Shop #: 4-LG لینڈ مارک پلازہ، جیل روڈ۔ لاہور

فون: 0300-8880450042-5717843

☆ اسلام آباد مکان نمبر 264 گلی نمبر 90 سیکٹر i-8/4 اسلام آباد۔

فون: 0300-5148847

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست

تعددِ ازدواج	3
تعددِ ازدواج کی وجوہات	8
طبعی ضرورت	14
ایک سے زائد بیویوں کے فائدے	15
ہر عورت کی خواہش پورا خاوند	16
سوکن اور حکمِ ربی	17
سوکن ایک ناگوار رشتہ	22
خاوند کو دھمکیاں	23
دوسری بیوی پر الزامات	23
سوکن کا آنا پہلی بیوی کی ناقدری نہیں	25
☆ خدشات	27
مالی مشکلات کا خدشہ	27
حقوق ادا نہ کر سکنے کا خدشہ	28
سوکن یا بہن؟	30
☆ سوکنوں کے باہمی تعلقات	32
سوکن کا استقبال	34
میل ملاقات	35
حقِ قرابت	36
مرد کی آبرو کی حفاظت کا تقاضا	38

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیویوں میں خوش طبعی 39
سوکن کی خوبیوں کا اعتراف 40
سوکن کے متعلق حق کی گواہی 41
تحائف کا لین دین 43
بیماری میں ایک دوسری کی مدد 44
سوکن کے رشتہ داروں سے حسنِ سلوک 44
بچوں کی پرورش میں تعاون 44
☆ اصلاحِ نفس کے چند نسخے 46
غصے کا علاج 46
شکر وقناعت پیدا کریں 47
شکوہ وشکایت سے پرہیز 49
استثنائی حالتیں 51
رسول اللہ ﷺ کی خصوصی تنبیہ 52
شوہر کے حوالے سے ایک مشترکہ فریضہ 53
☆ بیویوں کے تعلقات میں خاوند کا کردار 55
☆ سوکن ہونے کی صورت میں سہولتیں 58
فیصلہ کن بات! 59
شوہر کے حقوق ادا کرنا عورت کا اولین فریضہ ہے 61

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تعددِ ازدواج کا پس منظر

جب اسلام ظہور میں آیا تو اس وقت دنیا کے کسی بھی مذہب اور معاشرے میں عورتوں کی قدر و قیمت، نکاح کی حقیقی اور پائیدار صورت، عفت و عصمت کے تحفظ کی ضمانت نہیں تھی۔ ہندو عورت یا لڑکی کی جس عمر میں، جس شخص کے ساتھ جی چاہتا گرہ باندھ دیتے، عورت کی اپنی مرضی کی کوئی اہمیت نہیں تھی۔ باپ تاکید کرتے کہ جس گھر میں تمہاری ڈولی گئی اب وہاں سے تمہارا جنازہ ہی نکلے گا۔ طلاق کے تمام راستے مسدود تھے، بیوی ہونے کی صورت میں یا تو عورت بھی خاوند کے ساتھ زندہ جل جاتی یا پھر تمام عمر اسی کے نام پر گزار دیتی، دوسرے نکاح کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا۔ خاوند کے تمام بھائیوں کی وہ مشترکہ بیوی سمجھی جاتی تھی۔ خاوند کسی من پسند عادات یا اوصاف کے شخص جیسے اوصاف والی اولاد حاصل کرنے کے لیے بیوی کو اس شخص سے ملاپ کی اجازت دیتا۔ عورت کا نہ جائیداد میں کوئی حصہ تھا نہ وہ کوئی اور مالی حقوق رکھتی تھی۔ مرد اپنے مملوکہ مال کی طرح عورت کو بیچ بھی سکتا تھا اور جوئے میں ہار بھی سکتا تھا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایران میں ماں، بہن، بیوی کا کوئی امتیاز نہیں تھا۔عورت ہر مرد کی مشترکہ جنسی میراث سمجھی جاتی تھی۔بغیر کسی نکاح، مہر کی ادائیگی یا محرم رشتے کی حرمت کے جس مرد کو جو عورت اچھی لگتی وہ اس سے اپنی نفسانی خواہش پوری کر لیتا۔

عرب کے جاہلی معاشرے میں عورت کی کوئی حیثیت نہیں تھی۔یتیم بچیوں سے ان کے چچازاد وغیرہ خود نکاح کر لیتے تاکہ وراثت کا حصہ باہر نہ جائے اور وہ اس پر عورت کے ولی بن کر بدستور قابض رہیں۔نیز اس بچی کا کہیں باہر نکاح کر دینے کی صورت میں کوئی ذمہ داری نہ اٹھانا پڑے۔وہ یتیم بچیوں سے نکاح کرتے تو ان کو مہر بھی ادا نہیں کرتے تھے، یوں وہ یتیم بچی عمر بھر اپنے وارثوں کے ظلم وستم کا شکار رہتی۔

لاتعداد شادیاں کرنے اور لاتعداد طلاقیں دینے کا چلن عام تھا۔مرد بیوی سے تعلقات قائم نہ کرنے کی قسم کھا لیتے اور بیوی کو طلاق دیتے نہ اسے بسا کر رکھتے۔

خاوند فوت ہو جاتا تو شوہر کے بیٹوں میں سے سب سے بڑے بیٹے کو یہ حق حاصل ہوتا کہ وہ اپنے باپ کی بیوی پر قبضہ کر لے۔اگر عورت کو طلاق ہو جاتی یا وہ بیوہ ہو جاتی تو اس کے میکے یا سسرال میں سے کوئی بھی اس کا بوجھ اٹھانے کو تیار نہ ہوتا لہٰذا اسے اپنا شکم بھرنے یا سر چھپانے کے لیے مجبوراً پھر شادی کرنا پڑتی۔بے سہارا عورت جس کے ہاتھ لگ جاتی وہ اسے لونڈی بنا کر بیچ کر دام کھرے کر لیتا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور عورت بے چاری بھیڑ بکری کی طرح کبھی کسی کی ملکیت ہوتی کبھی کسی کی۔ مالک جسمانی خدمت کے علاوہ اپنی جنسی خواہش بھی بغیر کسی ضابطے کے اس سے پوری کرتا رہتا۔

بعض فاحشہ عورتیں اپنے گھروں پر جھنڈا لگاتیں جو اس بات کی علامت تھی کہ یہ عورت عصمت فروشی کا کام کرتی ہے۔ مرد چند ٹکے یا مٹھی بھر جو دے کر عورت سے اپنا مطلب نکال لیتے۔ معاشرے کی اسی بے ضابطگی، جنسی انارکی اور عورت کی تذلیل کی وجہ سے بعض لوگ بچی کو پیدا ہوتے ہی دفن کر دیتے۔ گو دفن کرنے کی وجوہات میں یہ بھی تھی کہ یہ بچی والد پر معاشی بوجھ بنے گی اور کمائی میں اضافہ نہیں کرے گی۔

اسلام نے اس بے مہار معاشرے کو لگام دی۔ اسے حدود و قیود کا پابند بنایا اور خواتین کے کسی احتجاج یا اپنے حقوق کی بازیابی کے لیے کسی جلسے جلوس اور این جی اوز کے پُر زور نعروں کے بغیر بڑی خاموشی اور حکمت کے ساتھ عورت کی دادرسی کی اور بھیڑ بکریوں کی طرح عورتوں کی بھیڑ اپنے ہاں جمع کرنے کے بجائے نکاح کے شریفانہ طریقے، طلاق کے باضابطہ اصول، ایلاء کے قوانین، عورت کا وراثت میں سے حصہ، اس کی شخصی آزادی، اس کی رائے کی قدر و قیمت، حُسنِ معاشرت اور حُسنِ سلوک کا وہ پیمانہ عملی طور پر پیش کیا جس کی مثال کوئی معاشرہ پیش نہیں کر سکتا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تعددِ ازدواج کی وجوہات:

ایک سے زائد بیویاں رکھنے کی کئی وجوہات ہوسکتی ہیں مثلاً:

- عورت بانجھ ہے۔
- بچے کم ہیں اور مرد مزید بچوں کی خواہش رکھتا ہے۔
- صرف بیٹیاں ہیں بیٹا نہیں۔
- بیوی کسی طویل المیعاد بیماری میں مبتلا ہے۔
- بیوی سنِ یاس میں داخل ہوچکی ہے۔
- بیوی قبول صورت نہیں، جھگڑالو ہے۔
- باتونی ہے، سلیقہ شعار نہیں
- دین سے رغبت کم ہے، تعلیم یافتہ نہیں۔
- خاوند کے حقوق ادا کرنے میں تساہل برتتی ہے۔
- مرد کا مقصد کسی بے سہارا، بال بچے دار، بیوہ یا مطلقہ، بیمار یا پردیسی عورت کو سہارا دینا ہے۔
- کوئی عورت اچھی لگی، مرد اپنے نفس کے ہاتھوں مغلوب ہوگیا، اس نے گناہ سے بچنے کے لیے یہ حلال ذریعہ اختیار کرلیا۔
- کسی خاندان سے تعلق مضبوط کرنا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مذکورہ تمام وجوہات ایک مسلمان کے لیے اپنی جگہ معقول ہیں پھر بھی بعض لوگ ان تمام وجوہات کو ماننے سے انکاری ہیں۔ان کا کہنا ہے کہ اس طرح عیاشی کا دروازہ کھلے گا،مرد جب چاہے گا نیا نکاح رچالے گا اور جب چاہے کسی بیوی کو طلاق دے دے گا۔

اس کا جواب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نیتوں سے واقف ہے،جس نیت کے تحت کوئی کام کیا جاتا ہے اس سے وہ خوب واقف ہے۔اگر وہ صرف عیاشی کے لیے نکاح کرتا اور طلاق دیتا ہے تو اس کا یہ عمل ناپسندیدہ اور لغو کہلائے گا۔لہٰذا اس نیت کے تحت نکاح کرنے پر اسے کوئی اجر نہیں ملے گا۔جب کہ کسی ضرورت یا نیک نیتی کے تحت نکاح کیا جائے،گھر بسانے کے لیے اور نکاح کے فوائد یعنی عفت و عِصمت کی حفاظت،بچوں کے حصول،عورت کے حقوق ادا کرنے یا کسی بے سہارا عورت کو سہارا دینے یا اس کی دل جوئی کے لیے تو یہ سب امور وہ ہیں جو نکاح کو ایک عبادت بنا دیتے ہیں۔نیز نکاح ایک مسلسل عبادت ہے۔

دورِ حاضر میں جو لوگ مرد کے ایک سے زائد بیویاں رکھنے کو قابلِ اعتراض سمجھتے ہیں ان کو یہ بات بھی یاد رکھنا چاہئے کہ چاہے نکاح ایک ہی کیا جائے اگر اس میں بھی مندرجہ ذیل نیت کی یا عملی خرابیاں شامل ہو جائیں تو یہ نکاح کے شرعی مقاصد ہی کے منافی ہیں۔مثلاً:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- جب جی چاہے گا طلاق دے دیں گے۔
- صرف متعین مدت تک کے لیے نکاح کرنا۔
- عورت کو مہر ادا کرنے کی نیت نہیں۔
- نفقہ ادا کرنے کا ارادہ نہیں۔
- عورت کو رہائش مہیا کرنے کا ارادہ نہیں۔
- اولاد حاصل کرنے کی نیت نہیں۔
- بچوں کے اخراجات اٹھانے کی نیت نہیں۔
- عورت کو لونڈی کی طرح دبا کر رکھنے کا خیال ہے۔
- مقصد بیوی کی کمائی سے فائدہ اٹھانا ہے۔
- گرین کارڈ حاصل کرنے کی نیت ہے۔

دورِ حاضر میں نیت کی مذکورہ خرابیاں نکاح میں اکثر دیکھنے میں آرہی ہیں۔ جب کہ دوسرے، تیسرے یا چوتھے نکاح میں نیت کی جس دروازۂ تعیش کے کھلنے کی خرابیٔ نیت کو اعتراض کرنے والے حضرت ابھار رہے ہیں وہ ان پیش کی گئی تمام خرابیوں سے ہلکی خرابی ہے۔

جو لوگ ایک بیوی پر اکتفا کرنے اور اسی کے مطابق قانون سازی کرنے کو پسند کرتے ہیں انہیں اس بات کا خیال بھی رکھنا چاہیے کہ اسلام مندرجہ ذیل امورو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حرکات میں سے کسی ایک کو بھی مرد ہو یا عورت، شادی شدہ ہو یا کنوارا کسی کے لیے بھی جائز قرار نہیں دیتا۔

- مرد یا عورت کا اپنی بیوی یا اپنے مرد کے علاوہ کسی دوسرے نامحرم کو نظر جما کر دیکھنا۔
- نامحرم کی شکل وصورت کو تصور میں لانا یا اس کی چال ڈھال، گفتگو، لباس اور حلیے سے لطف اندوز ہونا۔
- کسی اجنبی کے لباس، بالوں کے اسٹائل یا زیور کو تعریفی نظروں سے دیکھنا۔
- اجنبی مردوں یا عورتوں میں بیٹھ کر ان سے گپ شپ کرنا، ان کے ہمراہ کھانا کھانا یا باہم سیر و تفریح اور سفر پر جانا۔
- اجنبی مرد یا عورت کو تحائف لینا دینا۔
- اجنبی عورتوں کے ساتھ مل کر دفتر میں بیٹھنا، کام کرنا، باہم اکثر و بیشتر بالمشافہ رابطہ رکھنا۔
- اجنبی مرد و عورت کا کسی جگہ تنہا یک جا ہونا۔

غور کیجیے! جن معاشروں میں ایک بیوی کا رواج ہے وہاں یہ تمام صورتیں اجنبی مرد اور عورت کے درمیان موجود ہیں۔ مغرب میں حرامی بچوں کا سبب اسلامی طریقِ نکاح اور ستر و حجاب کو نظر انداز کرنے ہی کا تو نتیجہ ہے۔ وہاں نکاح

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو ایک عورت سے ہوتا ہے لیکن عملی طور پر ہزار عورتوں کے ساتھ بھی تعلق رکھنے پر کوئی پابندی نہیں بلکہ یہ معاشرے کی ایک عام روایت ہے اور اب نوبت یہاں تک پہنچ چکی ہے کہ جو مرد یا عورت اپنا دوست نہ چنے اسے بیمار یا نفسیاتی مریض تصور کیا جاتا ہے۔

اسلام صرف ایک، دو، تین یا چار نکاحی عورتوں کے لیے ہی یہ فرمان جاری کرتا ہے کہ مردان سے ہی گفتگو، نظر، باہم خوردونوش، باہم گپ شپ، تحائف کا لین دین، تنہائی وخلوت یا حلیے اور لباس سے لطف اندوز ہو۔ دنیا کی باقی تمام نامحرم عورتوں کے ساتھ اس کا ان میں سے ایک انداز اپنانا بھی ناجائز کے ذیل میں آتا ہے۔

اسلام اپنی جائز بیوی کے علاوہ دنیا کی کسی بھی نامحرم عورت کو نظر اٹھا کر دیکھنے کی اجازت نہیں دیتا، باقی امور تو بہت دور کی بات ہے۔ صرف ایک بیوی کے قانون کی صورت یہ امکان سو فیصد ہوتا ہے کہ مرد پہلی بیوی کو طلاق دے کر نیا نکاح کر لے۔ اس صورت میں پہلی بیوی کا کیا حشر ہوگا ذرا تصور میں لائیے!

- بچوں کا مستقبل تباہ ہو جائے گا وہ ماں یا باپ کسی ایک سے محروم ہو جائیں گے۔
- عورت بے سہارا ہو جائے گی اور اسے نئے سرے سے سہارا تلاش کرنے کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیے مختلف مشکلات اور تکلیفات سے گزرنا پڑے گا۔

- جس عیب کی بنا پر اسے طلاق دی گئی ہے اگر وہ اتنا سنگین اور نمایاں ہو کہ کوئی بھی اس سے نکاح کرنے کے لیے تیار نہ ہو۔ مثلاً بیمار ہے، بوڑھی ہے، بانجھ ہے، قبول صورت نہیں، مال دار نہیں تو وہ بے سہارا ہو جائے گی۔
- اکثر برادریوں میں طلاق عورت کے لیے ایک عیب تصور کیا جاتا ہے لہٰذا اس کا دوسرا نکاح ہی مشکل سے ہو گا۔
- مرد پہلی بیوی کو طلاق دیے بغیر نیا نکاح نہیں کر سکتا لہٰذا وہ نئی بیوی پسند آتے ہی پہلی بیوی کو طلاق دے دے گا۔ یوں عورت کے ہمیشہ کے لیے بے گھر اور بے سہارا ہونے کی بجائے کیا یہ بہتر نہیں کہ وہ مرد کی دوسری بیوی کا وجود برداشت کر لے۔

www.KitaboSunnat.com

- بعض عورتیں ایسی بھی ہیں کہ مرد کو اپنی پہلی بیوی سے بھی دلی رغبت ہوتی ہے۔ اس کی کسی خوبی کی بنا پر وہ اسے کھونا نہیں چاہتا۔ بعض صورتوں میں مرد پر خاندانی دباؤ ہوتا ہے کہ وہ کسی دوسری عورت سے نکاح کر لے لیکن وہ پہلی بیوی کو طلاق نہیں دینا چاہتا یا پہلی بیوی خود اس کے پاس رہنے کو ترجیح دے رہی ہو۔ اس صورت میں مرد پر یہ ظلم ہو گا کہ اسے قانون مجبور کرے کہ وہ پہلی بیوی کو چھوڑ کر ہی دوسری بیوی کرے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہر مرد اور عورت میں خوبیاں بھی ہوتی ہیں اور خامیاں بھی۔ اسلام یہ ترغیب دیتا ہے کہ میاں بیوی ایک دوسرے کی خامیاں خندہ پیشانی سے برداشت کریں اور ایک دوسرے کی خوبیوں کو پیشِ نظر رکھیں۔ باہم محبت، وفا اور اخلاص کے ساتھ زندگی گزاریں۔ اگر کبھی دلی رغبت نہ بھی رہے تو بھی ایک دوسرے کے حقوق بہر صورت ادا کریں۔ باہم مفاہمت کی امکانی حد تک کوئی نہ کوئی صورت پیدا کرنے کی کوشش کریں۔

حقِ طلاق یا حقِ خلع اس قوت استعمال کرنے کی اجازت ہے جب میاں بیوی یہ محسوس کریں کہ اب نباہ کے تمام راستے بند ہو چکے ہیں۔ ایک متقی مسلمان طلاق کو عیاشی کا ذریعہ نہیں بنا سکتا لہٰذا اس کے لیے یہ گنجائش ہے کہ وہ چار کی تعداد تک بیویاں کر کے طلاق سے بھی بچا رہے اور اپنی بیوی کی کسی ایک ضرورت یا زیادہ ضرورتوں کو پورا کرنے کی ذمہ داری اٹھائے رکھے۔

طبعی ضرورت:

اللہ تعالیٰ نے مرد کی فطرت میں عورت کی خواہش رکھی ہے۔ فرمان ہے:

﴿ زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوٰتِ مِنَ النِّسَآءِ وَ الْبَنِيْنَ ﴾

(آل عمران: ١٤)

''لوگوں کے نفس کو خواہشات مرغوب کر دی گئی ہیں جیسے عورتیں اور بیٹے''۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لہٰذا مرد کا ایک سے زیادہ عورتوں کی طرف راغب ہونا اس کی فطرت میں ہے۔ دنیا میں اللہ تعالیٰ نے اس کی اس فطری خواہش کو ایک وقت میں چار بیویوں کی اجازت میں مقید کر دیا ہے جو مرد اللہ کے تقویٰ کے پیشِ نظر اس حد ہی میں اپنے آپ کو پابند رکھے، احکامِ الٰہی کی اطاعت کرے، اسے جنت میں حورِ عین عطا کی جائیں گی۔ نیز ان کی تعداد پر کوئی پابندی نہیں ہوگی۔

ایک سے زائد بیویاں کرنے کے فائدے:

ایک سے زائد بیویاں کرنے کے بہت سے فائدے ہیں جن میں سے چند مندرجہ ذیل ہیں:

- اگر ایک بیوی کسی وجہ سے تمام حقوق یا کوئی بھی حق ادا کرنے کے قابل نہیں رہی تو دوسری مرد کی اس کمی کو پورا کر دے گی۔
- اگر کوئی بے سہارا خاتون ہے تو اسے تحفظ مل جائے گا۔
- دورِ حاضر میں عورتیں زیادہ ہیں اور مرد کم، عورتوں کے رشتے ملنا مشکل ہو چکا ہے، مرد کا ایک سے زائد بیویاں کرنا اس مشکل کا بہترین حل ہے۔
- دو، تین یا چار بیویوں کی صورت بیویوں میں تقسیم کار کی وجہ سے عورت کی ذمہ داری کم ہو جاتی ہے۔
- غیر مسلم حلقے ایک شادی ہی کو ترجیح دیتے اور اس کی وکالت کرتے ہیں لہٰذا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک سے زائد بیویاں کر کے مسلم معاشرت کے ایک اہم پہلو کو رواج دینا بذاتِ خود مستحسن ہے۔

○ دورِ حاضر میں بے حیائی اپنے تمام عوامل کے ساتھ گٹروں کے گندے پانی کی صورت ابل کر باہر آ گئی ہے، جس کی بدبو ہر شخص کو کسی نہ کسی حد تک متاثر کر رہی ہے۔ نامحرم عورتوں کی تصویریں دیکھنے، ان سے باتیں کرنے، ان کو جان بوجھ کر چھونے، گندی اور غلیظ فلمیں اور مناظر دیکھنے، جیسے ممنوعہ افعال کی بجائے یہ بات بدرجہا بہتر ہے کہ ایک پاک دامن اور عفت مآب شخص اپنی نظر اور دل کی عفت کے تحفظ کے لیے چار تک بیویاں کر لے۔

ہر عورت کی خواہش پورا خاوند:

ہر عورت فطری طور پر چاہتی ہے کہ اس کا خاوند صرف اس کا رہے۔ دنیا کے وہ معاشرے جہاں لاتعداد بیویاں کرنے کا رواج رہا یا اب بھی ہے وہاں بھی عورتیں سوکن کا وجود بادلِ ناخواستہ ہی قبول کرتی ہیں۔ دنیا میں جتنے بھی رشتوں کے نام اور روپ ہیں ان میں سے عورت کے لیے سوکن نشتر کی طرح چبھتا ہوا لفظ ہے۔ عورت کے ساتھ ساتھ اس کے والدین اور بہن بھائی بھی اس کے لیے سوکن کے وجود کو ناپسند کرتے ہیں جس کی دلیل یہ ہے کہ تمام والدین ایسے مرد سے اپنی بیٹی کی شادی کرنا پسند کرتے ہیں جس کی بیوی نہ ہو اور جس کے بارے میں یہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اطمینان ہو کہ وہ دوسری شادی نہیں کرے گا۔

صرف وہی داماد سسرال میں اچھا سمجھا جاتا ہے جو حسنِ سلوک کے ساتھ ساتھ ان کی بیٹی کو بھرپور محبت اور بلاشرکتِ غیرے رفاقت دے۔ ہر معاشرے میں شوہر کی اس خوبی کو سراہا جاتا ہے۔ نیز بیوی کی قدر دانی یا اس کے والدین کے احترام کا یہ ایک پیمانہ بھی خیال کیا جاتا ہے کہ ان کی بیٹی کی موجودگی میں دوسری بیوی نہ لائی جائے۔

سوکناپے میں حسد و رقابت کے جذبات ایک عام بات ہے۔ اسی رقابت کے پیشِ نظر اسلام نے ایک مرد کو ایسی دو عورتوں کو ایک ہی وقت میں اپنی تزویج میں رکھنے کو حرام قرار دیا ہے جن کا آپس میں حرمت کا رشتہ ہو۔ مثلاً دو بہنیں، خالہ بھانجی، پھوپھی بھتیجی وغیرہ۔

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

"نھی رسول اللہ ﷺ اَنْ یُنْکِحَ الْمَرأۃ علٰی عمّتِھا او خالَتِھا"۔

(صحیح بخاری، کتاب النکاح، باب لا تنکح المرأۃ علی عمتھا)

"رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع کیا کہ کوئی شخص اپنی بیوی کی پھوپھی یا خالہ کو ایک ساتھ نکاح میں رکھے۔"

راوی حدیث زہری کہتے ہیں کہ باپ کی پھوپھی اور خالہ کا بھی یہی حکم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے (ماں کی پھوپھی اور خالہ کا بھی یہی حکم ہے)

رسول اللہ ﷺ نے ام المومنین اُمِ حبیبہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: جب انہوں نے آپ ﷺ سے اپنی بہن کو نکاح میں لانے کی خواہش ظاہر کی۔:

"لَا تَعْرِضْنَ عَلَیَّ بَنَاتِکُنَّ وَلَا اَخَوَاتِکُنَّ"۔

"مجھ پر اپنی بہنیں اور بیٹیاں پیش نہ کیا کرو (نکاح کے لیے) کیونکہ یہ حرام ہے"۔ (بخاری، کتاب النکاح، باب ان تجمعوا بین الاختین)

یاد رہے کہ یہ حکم بیوی کی علاتی، اخیافی، حقیقی اور رضاعی تمام بہنوں، بھانجیوں، بھتیجیوں، خالاؤں اور پھوپھیوں کے لیے ہے۔

بعض لوگ امہات المومنین رضی اللہ عنہن کی باہمی رنجشوں حوالہ دیتے ہیں حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی ذاتی زندگی بھی لوگوں کے سامنے لانا اس لیے ضروری تھا کہ لوگ یہ جان لیں کہ اس ضمن میں خاندانِ نبوت کا اسوہ کیا ہے؟ اس عظیم خاندان میں نو بیویاں ہونے کے باوجود صرف ایک دو یا تین معمولی سے واقعات پوری زندگی میں ہوئے اور ان واقعات کی ناخوشگواری کا کوئی اثر امہات المومنین کی زندگی پر نظر نہیں آتا...... لیکن یہاں تو عالم یہ ہے کہ دن میں بیسیوں وہ نازک لمحات آتے ہیں جب بیوی خودکشی کی دھمکی دیتی ہے یا بے ہوش ہو کر...... یا چلا چلا کر پورے محلے کو بتاتی ہے کہ اس کے شوہر صاحب نے دوسری بیوی کر لی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔مرد بھی ان لطائف سے لطف اندوز ہوکر جھنجھلاہٹ،گالیوں اور طعن و تشنیع کے تیر خوب چلاتا ہے۔اور دوسری بیوی کرنے کا واقعہ جسے خوشگوار ہونا چاہئے تھا ایسی ناخوشگواری پھیلاتا ہے کہ اس کا شکار بیویاں، بیویوں کے تمام رشتے دار اور سہیلیاں، مرد اور اس کے تمام رشتے دار نیز دوست بھی اس کی لپیٹ میں آجاتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوکن اور حکمِ ربی

ہمارا ایمان ہے کہ اللہ تعالیٰ کا کلام حق ہے اور اس کے حکموں کے مطابق فیصلے کرنا بھی حق ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے:

﴿ فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ مَثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ ۚ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تَعْدِلُوْا فَوَاحِدَةً اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ۭ ذٰلِكَ اَدْنٰٓى اَلَّا تَعُوْلُوْا ﴾ (النساء: ۳)

''تو جو عورتیں تمہیں پسند ہوں، ان سے نکاح کرلو، دو دو سے، تین تین سے اور چار چار سے لیکن اگر تمہیں اندیشہ ہو کہ تم عدل نہ کرسکو گے تو ایک پر اکتفاء کرو یا جو کنیز تمہاری ملک میں ہے اس میں زیادتی نہ ہونے کی توقع زیادہ قریب ہے۔''

ہمارے معاشرے میں عورتیں سوکن کا نام سنتے ہی بپھر جاتی ہیں اگر واقعی سوکن آجائے تو چیخ چیخ کر محلّہ سر پر اٹھا لیتی ہیں۔ روٹھ کر میکے چلے جانا، مرد کی تنگ دلی کی فرضی کہانیاں سنانا، دوسری بیوی کو چالاک، مکار، ظالم اور ڈائن ثابت کرنا، خود

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کشی کی دھمکی دینا اور طلاق کا مطالبہ کرنا ایک معمولی بات سمجھی جاتی ہے۔

حالانکہ اگر عورت اللہ تعالیٰ اور اس کے کلام کے حق ہونے پر ایمان رکھتی تو پھر اس پر واویلا کرنا چہ معنی؟ ناگواری کا اظہار کیوں؟ چیں بہ جبیں ہونا کیسا؟

مرد نے اپنے حق میں یہ خود قانون سازی تو نہیں کی بلکہ وہ جس ربِّ واحد پر ایمان لایا ہے اور جس ربِّ اکبر پر اس کی بیوی کا بھی ایمان ہے اور دونوں جس دین پر چلنے میں فخر اور اطمینان محسوس کرنے کے دعوے دار ہیں اسی نے یہ قانون اور حکم دیا ہے کہ مرد چاہے تو ایک سے زائد چار تک بیویاں کر سکتا ہے۔

جو لوگ دین سے برگشتہ ہیں وہ کبھی اسلام کے قانونِ شہادتِ نسواں پر اعتراض کرتے ہیں...... کبھی دیت پر تنقیص...... کبھی حدود پر عیب گیری...... کبھی پردے کو تنگ نظری کا نام دیتے ہیں...... کبھی تعددِ ازدواج کو عورت پر ظلم کہتے ہیں...... دین پر عمل پیرا عورتوں کا سوکن کے نام پر احتجاج کا غیر اسلامی انداز اختیار کرنا کیا ان ملحدانہ سوچ کے حامل مرد وزن کی ہم نوائی نہیں؟ کیا اس طرح ان کے مؤقف کو مضبوطی نہیں ملتی؟

اگر دین پسند بہنیں تعددِ ازدواج کے حکم پر عدمِ اطمینان کا اظہار کریں تو اسے کیا کہا جائے گا اسلام سے انحراف یا اسلام سے محبت؟...... قرآن حکیم پر ایمان یا عملی شک......؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوکن ایک ناگوار رشتہ:

سوکن کا وجود ناگوار ہونا دنیا کی مانی ہوئی حقیقت ہے لیکن کسی حکم کے ناپسند ہونے کا یہ مطلب نہیں کہ وہ ہمارے لیے ضرر رساں بھی ہو۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے ہر حکم میں ہمارے لیے بھلائی اور بیسیوں فائدے رکھے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے جن کاموں کے کرنے کا حکم دیا ہے ان کو کرنا اور جن کاموں سے رکنے کا حکم دیا ہے ان سے رک جانا ہمارے نفس پر گراں گزرتا ہے...... ہمارا دل ان میں سے اکثر کو کرنے...... یا ان سے رک جانے پر قطعاً آمادہ نہیں ہوتا۔ لیکن ہم اللہ کی رضا کی طلب کے لیے ویسا ہی کرتے ہیں جیسا اس کا حکم ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جہاد کے بارے میں فرمایا:

﴿ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ وَ هُوَ كُرْهٌ لَّكُمْ ۚ وَ عَسٰۤى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْئًا وَّ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ وَ عَسٰۤى اَنْ تُحِبُّوْا شَيْئًا وَّ هُوَ شَرٌّ لَّكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ يَعْلَمُ وَ اَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴾(البقرہ:۲۱۶)

”تمہارے اوپر قتال فرض کر دیا گیا حالانکہ وہ تم پر گراں ہے لیکن کیا عجب کہ تم کسی چیز کو ناپسند کرتے ہو اور وہ تمہارے حق میں بہتر ہو اور کیا عجب کہ تم کسی چیز کو پسند کرتے ہو لیکن وہ تمہارے حق میں (باعثِ) شر ہو اور علم تو اللہ ہی رکھتا ہے اور تم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علم نہیں رکھتے۔"

سوکن کو ایک ناپسندیدہ اور تلخ حقیقت ہونے کے باوجود اللہ کا حکم سمجھ کر برداشت کرنا اور اس کے ساتھ حسنِ سلوک کرنا ہی ایک مسلمان عورت کے شایانِ شان ہے۔

خاوند کو دھمکیاں:

سوکن کی آمد کا پتا چلتے ہی خاوند کی بہت ہمدرد، خیر خواہ، اس سے محبت کرنے والیاں اور اطاعت شعار بیویاں بھی بدکلامی، نافرمانی اور الزام تراشی پر اتر آتی ہیں۔ نیز یہ دھمکی بھی دیتی ہیں کہ وہ خودکشی کرلیں گی یا یہ کہ وہ طلاق لے لیں گی۔ بعض عورتیں تو اتنی ضدی ثابت ہوتی ہیں کہ وہ سالوں تک ہار نہیں مانتیں اور دوسری بیوی کو برداشت کرنے کے لیے اپنے آپ میں کوئی لچک پیدا نہیں کرتیں۔ عورت کا مرد کو بلاوجہ تنگ کرنا، اس کی نافرمانی کرنا یا اس پر الزام تراشی کرنا سخت ترین گناہوں میں سے ہے۔

دوسری بیوی پر الزامات:

ایک بیوی کا دوسری بیوی کو چالاک، مکار، ظالم اور بے انصاف کہنا، اس کے کردار میں عیب لگانا، یا اس کی ٹوہ میں رہنا سخت ترین گناہ ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"لَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَحَاسَدُوا وَلَا تَدَابَرُوا وَكُونُوا عِبَادَاللّٰهِ اِخْوَانًا وَلَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ يَهْجُرَ اَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ"۔

"ایک دوسرے سے نفرت نہ کرو، دل میں ایک دوسرے سے حسد نہ رکھو، اور ایک دوسرے سے قطع تعلقی نہ کرو اور آپس میں بھائی بھائی بن کر رہو، کسی مسلمان کے لیے دوسرے مسلمان بھائی سے تین دن سے زیادہ بات چیت بند کرنا جائز نہیں"۔(صحیح بخاری، کتاب الادب، باب ما ینھی عن التحاسد والتدابر، ح:٦٠٦٥)

اگر دوسری بیوی آئی ہے تو اس کا کوئی قصور نہیں جب کہ اس کے سرپرستوں نے باقاعدہ شریفانہ طریقے سے اپنی بیٹی کو مرد کے نکاح میں دیا ہے۔ایک بار نکاح ہو جانے کے بعد اسے توڑ دینے کی خواہش کرنا یا عورت کا ایسے حالات پیدا کر دینا کہ مرد کو دوسری بیوی کو طلاق ہی دینے میں اپنی عافیت نظر آئے یہ بھی سخت گناہ ہے۔ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تَسْأَلُ طَلَاقَ لِاُخْتِهَا لِتَسْتَفْرِغَ صَحْفَتِهَا فَاِنَّمَا لَهَا مَا قُدِرَ لَهَا"۔

"کسی عورت کا اپنے خاوند سے یہ مطالبہ کرنا درست نہیں کہ وہ اس کی بہن (سوکن) کو طلاق دے دے تا کہ اس کے حصے کا پیالہ بھی خود انڈیل لے...... یہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں ہو سکتا، جتنا اس کی قسمت میں ہے اسے مل کر رہے گا''۔

(بخاری، کتاب النکاح، باب الشروط التی لا تحل فی النکاح)

دوسری بیوی کرنے کا کام مرد نے کیا ہے اور یہ ایک جائز کام ہے لیکن یہ کہاں کا انصاف ہے کہ ایک بیوی دوسری بیوی کو طلاق دلوا کر انتقام لے۔ دوسری بیوی کو خواہ مخواہ موردِ الزام ٹھہرانا، اس کی ذات اور خاندان کے عیب گنوانا، اسے ہر صورت نیچا دکھانے کی کوشش کرنا، یہ تمام امور اپنی اپنی جگہ پر گناہ کبیرہ سے کم نہیں۔

www.KitaboSunnat.com

سوکن کا آنا پہلی بیوی کی ناقدری نہیں:

سوکن کا آنا پہلی بیوی کی سخت توہین اور بے قدری سمجھی جاتی ہے، بعض نئی آنے والی بھی کچھ اسی قسم کا احساس دلاتی ہیں کہ پہلی بیوی میں فلاں فلاں خامیاں تھیں جن کی وجہ سے مرد نے میرے ساتھ نکاح کیا ہے۔ حالانکہ یہ سب خیالی باتیں ہیں اور اگر حقیقی بھی ہوں تو اس میں توہین کا پہلو نہیں پایا جاتا۔

عورت کو یہ سوچنا چاہئے کہ کامل تو کوئی انسان نہیں۔ اگر اس کے اپنے اندر خوبصورتی، سلیقے، تعلیم، حسنِ اخلاق یا کسی اور پہلو سے کوئی کمی تھی تو مرد نے اس کمی کا ازالہ کر لیا اور یہ اس کا حق بھی تھا، اس نے کوئی ناحق قدم نہیں اٹھایا..... ناحق قدم تو یہ تھا کہ وہ کسی عورت سے ناجائز تعلقات قائم کر لیتا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اگر عورت کے لیے سوکن کا آنا بے قدری یا توہین کا باعث ہوتا تو دنیا کی وہ منتخب اور معزز عورتیں جو طیبات وطاہرات کی صفِ اول میں شمار ہوتی ہیں ان پر رسول اللہ ﷺ سوکنیں نہ لاتے۔ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا آپ کی سب سے زیادہ محبوب بیوی تھیں اس کے باوجود ان پر بھی سوکنیں آئیں لیکن ام المومنین رضی اللہ عنہا کی قدر ومنزلت میں رسول اللہ ﷺ کے ہاں کوئی فرق نہیں آیا۔حالانکہ یہ وہ بیوی ہیں جن کے بارے میں آپ ﷺ نے فرمایا تھا:

''عائشہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت دوسری عورتوں پر اس طرح ہے جس طرح ثرید کی دوسرے کھانوں پر''۔(بخاری:٤/١٨٩٥،ترمذی:٥/٦٦٤)

صرف یہی نہیں اللہ تعالیٰ نے ان کے باعفت کردار کی گواہی میں وحی نازل فرمائی۔غرض یہ کہ کوئی عورت یہ مت سوچے کہ اس کی خاوند کے ہاں قدر ومنزلت کم ہوگئی تھی یا محبت میں کمی آگئی تھی اس لیے خاوند نے دوسری شادی کر لی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خدشات

سوکن کا سنتے ہی عورت کو بہت سے خدشات گھیر لیتے ہیں مثلاً خاوند انصاف نہیں کرے گا۔ آنے والی اس کی دولت، اس کے دل، اس کے اوقات اور اس کی توجہ کو اپنی مٹھی میں کر لے گی۔ بچے باپ کی شفقت کو ترس جائیں گے۔ وغیرہ

مرد کو چاہیے کہ وہ بیویوں کے درمیان نظامِ عدل قائم کر کے عورتوں کے ان خدشات کو غلط ثابت کر دے تا کہ اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی اجازت معاشرے کے لیے قابلِ قبول ہی نہیں بلکہ قابلِ ترجیح بن کر سامنے آئے۔

مالی مشکلات کا خدشہ:

بعض عورتوں کو یہ خدشہ ہوتا ہے کہ خاوند ایک بیوی اور اس کے بچوں کے اخراجات تو پورے نہیں کر سکتا اب دوسری بیوی اور بچوں کو کہاں سے کھلائے گا؟ اللہ تعالیٰ نے اس خدشے کی تردید میں فرمایا ہے:

﴿ وَ اَنْكِحُوا الْاَيَامٰى مِنْكُمْ وَ الصّٰلِحِيْنَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَ اِمَآئِكُمْ ؕ اِنْ يَّكُوْنُوْا فُقَرَآءَ يُغْنِهِمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ؕ وَ اللّٰهُ وَاسِعٌ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَلِيمٌ﴾ (النور: ٣٢)

”اور تم اپنے بے نکاحوں کے نکاح کر دیا کرو اور تمہارے غلام اور باندیوں میں سے جو اس کے لائق ہوں ان کا بھی (نکاح کر دو) اگر وہ مفلس ہوں گے تو اللہ تعالیٰ ان کو اپنے فضل سے غنی کر دے گا اور اللہ تعالیٰ وسعت والا جاننے والا ہے۔“

معلوم ہوا کہ نکاح وسعتِ رزق کا باعث ہے نہ کہ تنگیِ رزق کا۔ ہر نئے آنے والے فرد کا رزق اور اس کے ذرائع اللہ تعالیٰ نے پہلے سے طے کر رکھے ہیں۔ کوئی کسی کے حصے کا ایک لقمہ بھی اپنی مرضی سے کسی دوسرے کو نہیں دے سکتا۔ ممکن ہے نئی بیوی اور بچوں کی آمد کے ساتھ ہی رزق کے ایسے وسائل مہیا ہو جائیں جو پہلے سے کہیں زیادہ وسعتِ رزق کا سبب بن جائیں۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”کوئی عورت اپنے شوہر سے یہ مطالبہ نہ کرے کہ وہ اس کی بہن (سوکن) کو طلاق دے دے تاکہ جو کچھ اس کے برتن میں ہے وہ بھی اپنے پاس انڈیل لے جو کچھ اللہ کی طرف سے لکھ دیا گیا ہے وہ اسے مل کر رہے گا۔“

(بخاری، کتاب النکاح)

حقوق ادا نہ کر سکنے کا خدشہ:

اکثر پہلی بیویاں یہ کہتی ہیں کہ خاوند نے کبھی میرے اکیلی کے حقوق پورے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں کیے تو دو یا تین بیویوں کے حقوق وہ کیسے پورے کرے گا؟ یہ خدشہ اس لیے بے بنیاد ہے کہ اصل صورتِ حال نکاح کے کچھ مدت گزرنے کے بعد ظاہر ہوا کرتی ہے کیونکہ بہت سے نکمے اور غیر ذمہ دار افراد ذمہ داری کا بوجھ زیادہ ہونے پر بہترین فرض شناس، عقل منداور حقوق ادا کرنے میں متحرک ثابت ہوتے ہیں۔

تجربہ مگر کتنی مدت؟

ایک صالحہ اور مومنہ عورت کو حالات کا گہری نظر سے جائزہ لینے اور اپنے حقوق کی بازیابی کے لیے کم از کم اتنی مدت انتظار کرنا چاہیے کہ مرد کا دل نئی بیوی سے سیر ہو جائے اور وہ شروع شروع کی جذباتی کیفیت سے نکل جائے۔

ہمارے یہاں اکثر مرد نئی بیوی پر اتنے لٹو ہوتے ہیں کہ پہلی بیوی کو یک سیر فراموش کر دیتے ہیں یا اسے خاطر ہی میں نہیں لاتے۔ جب جذباتی مدت گزر جاتی ہے تو پھر انہیں یاد آتا ہے کہ پہلی بیوی میں تو فلاں فلاں خوبیاں ہیں جو دوسری بیوی میں نہیں ہیں۔ مردوں کا یہ روّیہ سراسر ناانصافی پر مبنی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مردوں کو طلاق دینے کے آداب کے ضمن میں فرمایا:

﴿ وَ لَا تَنۡسَوُا الۡفَضۡلَ بَیۡنَکُمۡ ﴾(البقرہ:۲۳۷)

''اور آپس میں بھلائی کرنے کو فراموش نہ کرنا۔''

حالانکہ یہ تو مرد کی وہ بیوی ہے جسے اس نے مستقل اپنے پاس رکھنا ہے اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بڑے جوش، محبت اور ناز نخرے کے ساتھ دونوں نے اپنی زندگی کا آغاز کیا تھا اور تا حال ایک دوسرے کے رفیق، شریک اور مشیر بن کر زندگی گزارتے چلے آرہے ہیں لہٰذا نئی بیوی کو پاکر پہلی کو فراموش کر دینا...... یا اسے اس انداز سے ڈرانا دھمکانا کہ اب تمہاری ضرورت یا پرواہ نہیں ہے، انتہائی برا روّیہ ہے۔

ایک سمجھ دار اور باایمان عورت کو چاہیے کہ وہ ان ایام میں تحمل اور تدبر سے کام لے۔ مرد اگر ناپسندیدہ رویّے کا اظہار کر رہا ہے تو اس پر سیخ پا نہ ہو، جلد ہی وہ اس کی طرف دوبارہ مائل ہو جائے گا۔

سوکن یا بہن؟

رسول اللہ ﷺ نے اپنی ایک حدیث میں سوکن کے لیے بہن کا لفظ استعمال کیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

"لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تَسْأَلُ طَلَاقَ لِأُخْتِهَا لِتَسْتَفْرِغَ صَحْفَتِهَا فَإِنَّمَا لَهَا مَا قُدِرَ لَهَا"۔

"کسی عورت کے لیے جائز نہیں کہ وہ اپنی بہن (سوکن) کی طلاق کا مطالبہ کرے تاکہ جو کچھ اس کے پاس ہے اسے اپنے برتن میں انڈیل لے، پس اس کے لیے وہی ہے جو مقدر کیا جا چکا ہے" (صحیح بخاری، کتاب النکاح)

مندرجہ بالا حدیث پہلے گزر چکی ہے، اس میں آپ ﷺ نے "اختها" کا لفظ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

استعمال کیا ہے۔ بیویوں میں بہن ہونے کی کئی وجوہات ہیں مثلاً

- دونوں کا تعلق دین اسلام سے ہے اور تمام مسلمان باہم بھائی بھائی ہیں اور عورتیں بہنیں۔
- دونوں ایک ہی مرد کی بیویاں ہونے کی وجہ سے یکساں مرتبہ کی حامل ہیں۔
- سوکناپہ اور رقابت کسی غیر اسلامی معاشرے میں تو خطرناک مرحلے تک جاسکتے ہیں لیکن دین اسلام میں یہ بہنوں جیسی محبت اور بہنوں جیسی شکایات تک ہی محدود رہتے ہیں، اسلامی اخوت بہت آگے بڑھ جانے کی متحمل ہو ہی نہیں سکتی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"لَا یُؤمِنُ احدُکم حتّی یحِبُّ لَاخیہِ ما یُحِبُّ لِنفْسہٖ"۔

"کوئی تم میں سے اس وقت تک (سچا) مومن نہیں ہوسکتا جب تک کہ وہ اپنے بھائی کے لیے وہی پسند نہ کرے جو وہ اپنے لیے پسند کرتا ہے۔"

(مسلم، کتاب الایمان)

یہ حقوق ادا کرنے کا اتنا معیاری اور مفید پیمانہ ہے کہ اس کی موجودگی میں حسد، نفرت، کینہ، غصہ، ضد، خیانت، بغاوت، بدخواہی، بدگمانی، لالچ، بخل، غرور جیسی برائیاں تھوڑی دیر کے لیے سر ابھاریں بھی تو ندامت کے ساتھ کچھ دیر بعد دب بھی جاتی ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوکنوں کے باہمی تعلقات

خاندان یا گھر ایک ایسی اکائی کا نام ہے جس کے ہر فرد کا دوسرے فرد کے ساتھ محبت، نرمی، اعتماد اور خوش اسلوبی کے ساتھ جڑے رہنا ضروری ہے۔ نیز اللہ تعالیٰ نے گھروں کو انسان کی جائے سکونت بنایا ہے جہاں انسان صرف اپنا وقت ہی نہیں گزارتا بلکہ اطمینان، سکون، پیار اور مودت کی فضا میں قلبی مسرت حاصل کرتا ہے۔

گھر بچوں کے چہچہے، بڑوں کی شفیق ہمدردی اور نگرانی، ہم مرتبہ اور ہم عمر بہن بھائیوں کا باہم ہنسی مزاح، میاں بیوی کی زندگی کے خوشگوار لمحات کا امین اور راز دار ہوتا ہے۔

گھر جس کی وسعت اور خوشنمائی کا راز اس کے اینٹ گارے کواڑوں، کھڑکیوں اور گھریلو سامان سے نہیں بلکہ اس میں رہنے والے کنبے کے اطوار، عادات اور رویوں سے وابستہ ہوتا ہے۔ گھر سے محبت انسان کی فطرت میں اللہ تعالیٰ نے رکھی ہے، گھر کے افراد سے محبت اور تعلق کے بھی اللہ تعالیٰ نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

متعدد فطری اسباب بنائے ہیں ۔جن میں سے سب سے پہلا سبب گھر والوں میں نسب اور خون کا تعلق ہوتا ہے۔بعض گھر افراد کے لحاظ سے مختصر ہوتے ہیں اور بعض کافی بڑے۔گھر والوں میں باہم محبت اور مضبوط تعلق کا ایک سبب نکاح ہوتا ہے یا پھر داماد اور بہو وغیرہ بھی نکاح ہی کے ذریعے کسی دوسرے گھر سے وابستہ ہوتے ہیں۔

گھر والوں میں باہم محبت کا ایک سبب ان کا ہمہ وقت اکٹھے رہنا بھی ہے۔یہی وجہ ہے کہ کسی فرد سے نسب کا رشتہ نہ بھی ہو اور وہ کسی گھر میں طویل عرصہ رہے تو گھر کے افراد اور اس میں محبت اور موانست کا تعلق مضبوط ہو جاتا ہے۔

گھر والوں میں باہم محبت کا ایک سبب ان کی باہم ایک دوسرے سے ضروریات کا وابستہ ہونا بھی ہے۔کیونکہ ایک فرد تنہا اپنی زندگی کی تمام ضروریات مہیا نہیں کر سکتا پھر گرم سرد حالات، بیماری، رنج وغیرہ میں اہلِ خانہ ایک دوسرے کے ہمدرد، معاون اور شریکِ رنج ہوا کرتے ہیں جس سے پیش آمدہ بیماری یا رنج یا تکلیف کا احساس کافی حد تک کم ہو جایا کرتا ہے۔

یہی حال ہماری خوشیوں کا ہے اگر کوئی خوشی میسر ہو تو ہم سب سے پہلے اپنے اہلِ خانہ کو بتانے کی خواہش کرتے ہیں جس کی وجہ یہ ہے کہ ایک فرد کی خوشی دراصل گھر بھر کے افراد بھرپور طریقے سے محسوس کرتے ہیں اور ان کا اظہار ایسا والہانہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوتا ہے جیسے یہ خوشی ان کی اپنی ہو۔

گھر اور گھر کے افراد کا تعلق اور اہمیت اتنی زیادہ ہے کہ قیامت والے دن اور جنت میں بھی اللہ تعالیٰ گھر اور خاندان کو برقرار رکھے گا، چنانچہ جس شخص کو دائیں ہاتھ میں اعمال نامہ دیا جائے گا اللہ تعالیٰ اس کے بارے میں فرماتے ہیں:

﴿وَيَنْقَلِبُ إِلَىٰ أَهْلِهِ مَسْرُورًا﴾ (الانشقاق:۹)

"اور وہ اپنے اہل وعیال کی طرف خوش خوش لوٹے گا۔"

سوکن کا استقبال:

جب ایک عورت دوسری بیوی بن کر کسی مرد کی زندگی میں اور گھر میں داخل ہوتی ہے تو اس وقت چاہیے کہ جس طرح مرد کی پہلی بیوی کو گھر میں لاتے ہوئے خوشی کا اظہار کیا گیا تھا اب بھی اسی طرح خوشی کا اظہار کیا جائے لیکن یہ تبھی ممکن ہے جب پہلی بیوی آنے والی کو کھلے دل کے ساتھ خوش آمدید کہے۔ اس کے برعکس اگر پہلی بیوی برا منا جائے، گھر کی فضا کو مکدر کر دے، مرد سے ناراض ہو جائے، بچوں کو چھوڑ کر میکے چلی جائے تو ایسی حالت میں آنے والی کو نئی نویلی دلہن ہونے کی وجہ سے جو اعزاز ملنا تھا اس سے وہ اگر محروم نہ بھی رہے تو بہر حال ایک دھڑکا اور کھٹکا ضرور ہوتا ہے۔ مرد کوشش کرتا ہے کہ پہلی بیوی کو نکاح کا ہی پتا نہ چلے اور اگر پتا چل بھی جائے تو اس موضوع پر اس سے کوئی بات ہی نہ کی جائے۔ غرض

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میاں بیوی ڈرے ڈرے سہمے سہمے چھپتے چھپاتے زندگی کا آغاز کرتے ہیں۔

پہلی بیوی کو چاہیے کہ وہ ذرا خود سوچے جب اس کا نکاح ہوا تھا تو وہ اپنے خاوند اور اس کے اہلِ خانہ سے کس قسم کے سلوک اور اظہارِ تعلق کی خواہاں تھی؟ آج اسے چاہیے کہ ایک مسلمان کی حیثیت سے اسی سلوک اور اظہار تعلق کو دوسری بیوی کے لیے بھی ممکن بنانے کی کوشش کرے۔

میل ملاقات:

میل ملاقات سے باہمی محبت میں اضافہ ہوتا ہے، دلوں میں ایک دوسرے کے لیے جگہ پیدا ہوتی ہے، خصوصاً خواتین میل ملاقات سے مردوں کی نسبت زیادہ قربت اور محبت محسوس کیا کرتی ہیں۔ لہٰذا سوکنوں کے درمیان بھی یہ سلسلہ جاری رہنا چاہیے۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس گھر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی باری ہوتی رات کو تمام امہات المومنین اس گھر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوتیں۔ (صحیح مسلم، کتاب الرضاع، باب القسم بین الزوجات ان السنة ان تکون لکل واحدة لیلة مع یومها، ح: ۱٤٦٢)

یقیناً اس مل بیٹھنے میں باہم ہنسی مزاح بھی ہوتا تھا، تبادلہ خیال بھی ...... نیز یہ کہ یہ طریقہ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے جو دنیا کے ان تمام مردوں کے لیے سنت ہے جو ایک سے زائد بیویاں رکھتے ہیں اور ان تمام عورتوں کے لیے نمونہ ہے جو کسی خاوند

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی ایک سے زیادہ بیویوں میں سے ہیں۔

سنت کے اس خوش گوار طریقے کے برعکس اکثر دیکھا گیا ہے کہ سوکنیں ایک دوسری سے میل ملاقات تو دور کی بات دیکھنے کی بھی روادار نہیں ہوتیں۔

بیویوں کی باہم میل ملاقات نہ ہونے کی وجہ سے نہ تو مرد گھریلو سکون کا لطف اٹھا سکتا ہے نہ بیویاں اور نہ ہی بچے۔ باہم میل ملاقات نہ ہونے سے مرد اپنی کسی مسرور کن کیفیت کا یا غم زدہ کرنے والی کیفیت کا بیویوں سے اظہار نہیں کر سکتا۔ انسانی نفسیات کا تقاضا ہے کہ وہ خوشی اور غم کا اپنوں سے اظہار کر کے تسکین محسوس کرتا ہے۔ یہ کتنی غیر فطری اور تکلیف دہ بات ہے کہ ایک ہی گھر کے دو حصے ایک دوسرے کے غم یا خوشی سے لاتعلق رہیں۔ باہم میل ملاقات نہ ہونے سے دیگر تمام حسنِ سلوک کے مظاہر سے انسان محروم رہ جاتا ہے۔

سب سے بڑی بات یہ ہے کہ جب بیوی مرد کے خوشی اور غم میں شامل نہیں ہوتی تو وہ مرد ہی سے دن بدن دور ہوتی جائے گی۔

حق قرابت:

ایک بیوی دوسری کے لیے سکونت اور رشتے کے لحاظ سے سب سے زیادہ قریب ہے۔ اسلام نے اہلِ قرابت کے حقوق کے بارے میں حکم دیا ہے:

﴿وَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ﴾ (بنی اسرائیل:)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اور قرابت والے کو اس کا حق ادا کیا کرو''

اسلام نے تو جو چند ثانیے کے لیے ہمارے ساتھ آ کر بیٹھ جائے اس کے بھی حقوق متعین کیے ہیں اور انہیں خوش اسلوبی اور خندہ روئی سے ادا کرنے کی تلقین کی ہے۔ حکم ہے:

﴿وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَ لَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَّ بِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّ بِذِي الْقُرْبٰى وَ الْيَتٰمٰى وَ الْمَسٰكِيْنِ وَ الْجَارِ ذِي الْقُرْبٰى وَ الْجَارِ الْجُنُبِ وَ الصَّاحِبِ بِالْجَنْۢبِ وَ ابْنِ السَّبِيْلِ ۙ وَ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ﴾ (النساء: ٣٦)

''اور اللہ کی عبادت کرو اس کے ساتھ کسی کو شریک مت ٹھہراؤ، والدین کے ساتھ حسنِ سلوک کرو اور رشتہ داروں، یتیموں، مسکینوں، پڑوسیوں اور اجنبی (یا دور کے) پڑوسیوں اور پہلو کے ساتھی، ساتھ بیٹھنے والے اور مسافر اور اپنے مملوک (لونڈی غلام) کے ساتھ احسان کرو۔''

وہ عورت جو کسی عورت کے شوہر کی ویسی ہی بیوی ہے جس طرح وہ خود ہے کیا وہ دونوں صاحب الجنب سے بھی گئی گزری ہیں کہ ایک دوسرے کے حقوق ادا ہی نہیں کرتیں۔

یاد رہے کہ اسلام نے ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر جو حقوق بتائے ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ کم از کم ہیں۔لہذا سوکنوں کو ان کم از کم حقوق کو تو ادا کرنا ہی چاہئے۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”حقّ المسلم خمس ردّ السّلام وعیادۃ المریض واتّباع الجنائز واجابۃ الدّعوۃ وتشمیت العاطس“۔(صحیح بخاری،صحیح مسلم)

”مسلمان کے مسلمان پر پانچ حق ہیں:سلام کا جواب دینا،مریض کی عیادت کرنا،جنازوں کے ساتھ جانا،دعوت قبول کرنا،چھینک کا جواب دینا“۔

مرد کی آبرو کی حفاظت کا تقاضا:

بیوی پر یہ فرض ہے کہ وہ خاوند کی موجودگی اور عدم موجودگی دونوں میں اس کے جان مال اور آبرو کی حفاظت کرے۔فرمانِ ربی ہے:

﴿فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ حٰفِظٰتٌ لِّلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰهُ﴾(النساء:٣٤)

”پس نیک عورتیں فرمانبرداری کرتی ہیں اور پیٹھ پیچھے (شوہروں کے مال اور آبرو کی) حفاظت کرتی ہیں اللہ کی توفیق اور حفاظت سے۔“

اگر ایک بیوی دوسری بیوی سے میل ملاقات نہیں رکھتی یا اس سے تعلق کشیدہ رکھتی ہے تو لوگوں میں مرد کے اہلِ خانہ کے بارے میں اچھی رائے قائم نہیں ہوگی بلکہ یہ چہ میگوئیاں ہوں گی کہ اس کی بیویاں تو ایک دوسری کو دیکھنے کی بھی روادار نہیں۔غرض بیویوں کو باہم کوئی ایسا رویہ نہیں اپنانا چاہئے جس سے مرد کی سماجی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حیثیت اور وقار مجروح ہو۔

www.KitaboSunnat.com

بیویوں میں خوش طبعی:

ایک گھر کی خوش گوار فضا کا انحصار اس بات پر ہے کہ آیا اس کے رہنے والے باہم خوش مزاجی سے اپنے تعلقات قائم رکھتے ہیں؟ رسول اللہ ﷺ کی بیویوں میں یہ بات بدرجہ اتم پائی جاتی تھی۔ چنانچہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب سفر پر جاتے تو بیویوں کے درمیان قرعہ ڈالتے۔ ایک دفعہ عائشہ رضی اللہ عنہا اور حفصہ رضی اللہ عنہا دونوں کے نام قرعہ نکلا، رسول اللہ ﷺ دورانِ سفر رات کے وقت چلتے چلتے اپنی بیوی سے باتیں کیا کرتے تھے (دونوں سے باری باری) ایک رات حفصہ رضی اللہ عنہا نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا (از راہِ مذاق) آپ میرے اونٹ پر سوار ہو جائیں اور میں آپ کے اونٹ پر سوار ہو جاتی ہوں۔ ذرا آپ بھی دیکھنا کیا ہوتا ہے اور میں بھی دیکھوں گی۔ چنانچہ دونوں نے سواری بدل لی، رسول اللہ ﷺ رات کے وقت حسبِ معمول عائشہ رضی اللہ عنہا کے اونٹ کی طرف آئے حالانکہ اس پر ام المومنین حفصہ رضی اللہ عنہا سوار تھیں۔ آپ ﷺ نے انہیں سلام کیا۔ حفصہ رضی اللہ عنہا نے سلام کا جواب دیا لیکن رسول اللہ ﷺ پہچان نہ سکے اور باتیں کرتے کرتے چلتے گئے حتی کہ اپنی منزل پر پہنچ گئے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کی رفاقت سے محروم رہ گئیں۔ عائشہ رضی اللہ عنہا اپنی اس محرومی پر جھنجھلا گئیں یعنی برداشت نہ کر سکیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور (جھنجھلاہٹ میں پڑاؤ کیا تو) اپنے پاؤں اذخر گھاس میں ڈال کر کہنے لگیں، یا اللہ! کوئی سانپ یا بچھو بھیج دے جو مجھے کاٹ کھائے، انہیں (رسول اللہ ﷺ کو) تو میں کچھ کہہ نہیں سکتی...... (یعنی قصور میرا اپنا ہے جس نے مذاق میں اونٹ بدل لیا اور رفاقت سے محروم رہی۔

(مختصر صحیح بخاری للزبیدی بحوالہ نکاح کا مسائل)

اس واقعے سے پتا چلتا ہے کہ باہم سوکنوں کے تعلقات میں خوش مذاقی بھی ہونا چاہیے۔ نیز یہ کہ رسول اللہ ﷺ دورانِ سفر بھی بیویوں کو وقت دینے یا رفاقت دینے میں برابری کیا کرتے تھے۔

سوکنوں کی خوبیوں کا اعتراف:

باہمی خوش گوار تعلقات کا ایک راز یہ بھی ہے کہ ایک دوسری کی خوبیوں کا کھلے دل سے اعتراف کریں۔ امہات المومنین آپس میں بہنوں کی طرح رہتی تھیں اور ایک دوسری کی خوبیوں کو سراہتی تھیں۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا زینب بنتِ جحش رضی اللہ عنہا کے بارے میں ان کی اچھائیوں کا ذکر اس انداز میں کرتی ہیں:

میں نے زینب سے زیادہ دیندار، اللہ سے ڈرنے والی، زیادہ سچی اور زیادہ صلہ رحمی کرنے والی کوئی عورت نہیں دیکھی۔ (مسلم، کتاب الوظائف)

ام المومنین سودہ رضی اللہ عنہا کی خوبیوں کی گواہی عائشہ رضی اللہ عنہا نے یوں دی:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"مَا رَأَيْتُ امْرَأَةً أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ أَكُونَ فِي مِسْلَاخِهَا مِنْ سَوْدَةَ بِنْتِ زَمْعَةَ"۔ (مسلم، کتاب الرضاع، باب جواز هبتها نوبتها لضرتها)

"میں نے سودہ بنت زمعہ سے بہتر اور عزیز ترین عورت نہیں دیکھی، مجھے آرزو تھی کہ ان کے جسم میں میری روح ہوتی"۔

سوکن کے متعلق حق کی گواہی:

جب کبھی سوکن کے بارے میں گواہی دینا پڑ جائے اور وہ واقعتاً کردار کی بلند اور پاکیزہ ہو تو اس کی گواہی حق کے ساتھ دیں۔ فرمانِ ربی ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا قَوَّامِينَ لِلَّهِ شُهَدَاءَ بِالْقِسْطِ ۖ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَآنُ قَوْمٍ عَلَىٰ أَلَّا تَعْدِلُوا ۚ اعْدِلُوا هُوَ أَقْرَبُ لِلتَّقْوَىٰ ۖ وَاتَّقُوا اللَّهَ ۚ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ﴾ (المائدة: ٨)

"اے ایمان والو! اللہ کے لیے انصاف کی گواہی دینے کے لیے کھڑے ہو جایا کرو اور لوگوں کی دشمنی تمہیں اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ انصاف چھوڑ دو، انصاف کیا کرو کہ یہی پرہیز گاری کی بات ہے اور اللہ سے ڈرتے رہو، کچھ شک نہیں کہ اللہ تمہارے اعمال سے خبر دار ہے"۔

جب عائشہ رضی اللہ عنہا پر منافقین نے تہمت لگائی تو زینب رضی اللہ عنہا نے آپ کے پاکیزہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کردار کے بارے میں گواہی دیتے ہوتے فرمایا:

”یا رسول اللہ ﷺ اَحْمِیْ سَمْعِیْ وَبَصَرِیْ مَا عِلِمْتُ اِلَّا خَیْرًا“۔

”اے اللہ کے رسول ﷺ میں جھوٹا دعویٰ کرنے سے خود کو باز رکھتی ہوں، میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا کا جو کچھ سنا یا دیکھا اس میں بھلائی کے سوا اور کچھ نہیں جانتی“۔(صحیح بخاری، کتاب التفسیر، ح: ٤٧٥٠)

یہ ہے سوکن کی سوکن کے بارے میں اعلیٰ ظرفی اور شہادت حقہ، اب ذرا اس کے برعکس رویے کو بھی سامنے رکھیں۔ بہت سی سوکنیں اپنی سوکن کی عیب کی بات کسی دوسرے سے سن کر خوش ہوتی ہیں اور اسے مرچ مصالحہ لگا کر دوسروں میں مشہور کرتی ہیں حالانکہ غیبت، عیب جوئی، اور کسی کے عیوب کی تشہیر کرنا کبیرہ گناہوں میں شامل ہے۔ غیبت کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ وَلَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا ۭ اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ ۭ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِيْمٌ ﴾(الحجرات: ١٢)

”تم میں سے ایک شخص دوسرے کی غیبت نہ کرے، کیا تم میں سے کوئی شخص اس بات کو پسند کرتا ہے کہ وہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے؟ تم تو اسے ناپسند کرتے ہو اور اللہ سے ڈرو، بے شک اللہ بہت رجوع کرنے والا، نہایت مہربان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے"۔

رہی عیوب کی تشہیر تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"لَا يَسْتُرُ عَبْدٌ عبدًا فِي الدُّنيا اِلَّا سَترهُ اللّٰهُ يو ، الْقِيامةِ"۔

"جو بندہ کسی بندے کی دنیا میں ستر پوشی کرتا ہے، اللہ تعالیٰ قیامت وا لے دن اس کی پردہ پوشی فرمائے گا"۔(مسلم، کتاب البر، رقم الحد ث: ٢٥٩٠)

تحائف کا لین دین:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تھادوا تحابوا" تحفے لو اور دو ان سے باہم محبت بڑھتی ہے۔(بخاری، الادب المفرد، باب قبول الھدیہ، رقم الحدیث ٢٦٩، تحقیق محمد فواد عبد الباقی)

اگر تحفے میں خلوص ہو، ریا اور نمود نہ ہو، نیز حسبِ استطاعت دیا جا ئے تو واقعۃً تحفہ باہمی محبت کا بہت بڑا محرّک ہے۔ کسی کے معمولی سے ہدیے کو بھی بہت بڑا تحفہ سمجھنا چاہئے کیونکہ ہدیہ محبت اور اخلاص کا پیغام رساں ہوتا ہے۔ ہدیہ میں ایسی چیز دیں جو ضرورت کی ہو اور استعمال میں آ سکے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"يَا نِساءِ المسلماتِ! لا تَحقرنَّ جارةٌ لِجارتِها ولو فِرسن شاةٌ"۔

"اے مسلمان عورتو! تم میں سے کوئی کسی کے ہدیے کو کم تر نہ سمجھے اگرچہ وہ بکری کا کھر ہی کیوں نہ ہو (یعنی حقیر چیز ہو)"۔(بخاری، اوا ، کتاب الھبہ، رقم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الحدیث: ٢٥٦٦، کتاب الادب، باب لا تحقرن جارة لجارتها، مسلم، کتاب الزکاة، رقم الحدیث: ١٠٣٠)

بیماری میں ایک دوسری کی مدد:

انسان کے حالات یکساں نہیں رہتے، صحت کی نرمی گرمی انسان کے ساتھ ساتھ ہے، اگر کبھی سوکن بیمار پڑ جائے یا اس کی طبیعت ناساز ہو جائے تو ایسے میں گھریلو کاموں میں اس کا ہاتھ بٹانا اور اس کے بچوں کو سنبھالنا چاہیے۔ اگر زیادہ لاچار کر دینے والی بیماری ہے تو ساتھ ساتھ اپنی سوکن کی دل جوئی بھی کریں اور اس کو تسلی دیں کہ ان شاء اللہ بیماری دور ہو جائے گی اور یہ آپ کے لیے گناہوں کا کفارہ اور اجر کا باعث بنے گی۔

سوکن کے رشتہ داروں سے حسنِ سلوک:

ایک دوسری کے رشتہ داروں سے حسنِ سلوک کرنا بھی باہمی روابط میں مضبوطی اور محبت بڑھانے کا باعث ہوتا ہے۔ لہٰذا ایک دوسری کے رشتہ داروں کے خوشی یا غم کے موقعوں پر شریک ہونا اور ان کو بھی تحائف لینا دینا اسلامی محبت کا تقاضا ہے۔

بچوں کی پرورش میں تعاون:

سوکنوں کے بچے درحقیقت ایک ہی والد کے بچے ہوتے ہیں، اس لیے دیکھا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جائے تو دونوں ہی پر ان کے حفظِ اخلاق، تربیت اور آداب سکھانے کی ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ دونوں اپنی اپنی جگہ ذمہ دار ہیں۔ نیز رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"وَالْمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ عَلَى أَهْلِ بَيْتِ زَوْجِهَا وَوَلَدِهَا"۔

"اور عورت اپنے شوہر کے گھر والوں کی اور اس کے بچوں کی نگران ہے"۔(بخاری، کتاب الجمعة، ح:۸۹۳، مسلم، کتاب الامارة، ح:۱۸۲۹)

لہٰذا اس حکم میں ساری بیویاں شامل ہیں۔

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اصلاحِ نفس کے چند نسخے

غصے کا علاج:

ایک بیوی کو دوسری بیوی پر غصہ یا غیرت آنا ایک فطری امر ہے اس کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ غصے پر قابو پایا جائے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"لَيسَ الشَّدِيدُ بِالصُّرعَة انّما الشّديدُ الّذى يملكُ نفسهُ عندَ الغضبِ"۔

"پہلوان وہ نہیں جو مدِّ مقابل کو پچھاڑ دے اصل پہلوان وہ ہے جو اپنے غصے پر قابو پالے"۔ (بخاری، کتاب الادب، باب الحذر من الغضب، ح:٦١١٤)

نیز ربّ کریم نے غصہ پی جانے والوں کو اپنا محبوب قرار دیا ہے، فرمایا:

﴿ وَسَارِعُوْٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ ۙ اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِيْنَ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ فِي السَّرَّاۗءِ وَالضَّرَّاۗءِ وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ﴾

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"اور اپنے رب کی بخشش اور جنت کی طرف لپکو جس کا عرض زمین و آسمان کے برابر ہے اور جو (اللہ سے) ڈرنے والوں کے لیے تیار کی گئی ہے، جو آسودگی اور تنگی میں اپنا مال خرچ کرتے ہیں، جو غصے کو روکتے ہیں اور لوگوں کے قصور معاف کرتے ہیں اور اللہ نیکوکاروں کو دوست رکھتا ہے۔" (آلِ عمران: ۱۳۴، ۱۳۵)

اگر ایک بیوی کو اپنی سوکن پر جائز غصہ بھی آتا ہے تو حکمِ الٰہی کی اطاعت میں اسے ختم کرنے کی کوشش کرے اور غصے میں کوئی ایسی بات منہ سے نہ نکالے جو شوہر کی نافرمانی یا گستاخی کی ذیل میں آتی ہے یا سوکن کا دل جلانے یا اسے مزید مشتعل کرنے کا باعث بنے۔

شکر و قناعت پیدا کریں:

اللہ تعالیٰ نے ایک مسلمان کے لیے یہ پسند کیا ہے کہ وہ شاکر و قانع ہو، یعنی اسے جو کچھ مل رہا ہے اس پر دل کی خوشی کے ساتھ بھرپور اطمینان محسوس کرے اور یہ مت سوچے کہ فلاں کے پاس تو یہ یہ کچھ ہے اور میرے پاس نہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"اُنظُروا الی مَن هُوَ اَسفل مِنکم ولَا تَنظُروا الی مَن هو فوقکم فهو اَجدرُ اَن لا تزدَرُوا نعمةَ اللّٰه علَیکم"۔

"ایسے لوگوں کی طرف دیکھو جو (دنیا کے مال و اسباب کے لحاظ سے) تم سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کم تر ہیں اور ان کی طرف مت دیکھو جو (مال و دولت میں) تم سے بڑھ کر ہیں، اس طرح زیادہ لائق ہے کہ پھر تم اللہ تعالیٰ کی ان نعمتوں کی ناقدری نہ کرو جو اس کی طرف سے تم پر ہوئی ہیں''۔(بخاری، کتاب الرقاق، ح:۶۴۹۰، مسلم، اوائل کتاب الزھد والرقاق، ح۲۹۶۳)

اگر کسی عورت کو اس بات سے دکھ پہنچتا ہے کہ اس کے شوہر کی دوسری یا تیسری بیوی بھی ہے تو اسے ان عورتوں کی طرف دیکھنا چاہیے جن کے بال سفید ہونے لگے، جن کے چہروں پر جھریاں پڑنا شروع ہو گئیں، شوہر کا انتظار کرتے کرتے وہ بڑھاپے کی دہلیز پر قدم رکھ چکیں لیکن وہ ایک چوتھائی، ایک تہائی یا آدھے شوہر سے بھی محروم ہیں۔

اگر مالی حالات اتنے اچھے نہیں، روکھی سوکھی پر گزارہ ہوتا ہے تو گھبرائیں نہیں، اللہ کا شکر ادا کریں کہ وہ روکھی سوکھی دے رہا ہے ورنہ دنیا میں بہت سے لوگ ایسے ہیں جن کو یہ بھی میسر نہیں۔ ہمارے لیے بہترین نمونہ رسول اللہ ﷺ کی عائلی زندگی ہے۔

عروہ کہتے ہیں کہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: اے میرے بھانجے ہم دو مہینے میں تین مرتبہ چاند دیکھتے لیکن رسول اللہ ﷺ کے گھروں میں چولہا نہیں جلتا تھا۔ میں نے کہا! پھر گزارہ کیسے ہوتا تھا؟ فرمایا! دو کالی چیزوں کھجور اور پانی پر۔ البتہ رسول اللہ ﷺ کے پڑوسی انصار کی دودھ کی اونٹنیاں تھیں، وہ رسول

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ ﷺ کو ہدیے کے طور پر دودھ بھیج دیتے اور آپ ﷺ ہمیں وہ پلوا دیتے۔

(بخاری، کتاب الرقاق، ح: ٦٤٥٩)

شکر اور قناعت سے یہ اندیشہ نہیں ابھرے گا کہ دوسری بیوی اور بچوں کی وجہ سے رزق کی کمی ہے بلکہ یہ جذبہ پیدا ہوگا کہ ہر ایک اپنی اپنی جگہ اپنا اپنا حصہ اللہ تعالیٰ سے وصول کر رہا ہے۔

شکوہ وشکایت سے پرہیز:

بعض خواتین کی عادت ہوتی ہے کہ وہ چھوٹی چھوٹی باتوں کو اپنے حق میں بہت بڑی ناانصافی تصور کرتی ہیں، جب کہ اسلامی اخلاق اور مومنانہ محبت کا یہ تقاضا ہے کہ چھوٹی کیا بڑی رنجشیں بھی نظر انداز کر دی جائیں۔ اپنے دل میں کوئی ایسا خانہ ہی مت رکھیں جس میں شکایات کے جمع ہونے یا ٹھہرنے کی گنجائش ہو، اپنے دل کو وسعت، قناعت، مہر ومروت اور فیاضی سے آباد کریں۔ ایک مسلمان کا اصل غم فکرِ آخرت ہے، روزمرّہ کی معمولی پریشانیوں کو آخرت کے بڑے غم میں مدغم کر دیں۔

سوکنوں کے باہمی تعلقات ہوں یا معاشرے کے دوسرے افراد کے مابین تعلقات، شکوے اور شکایات سے جس قدر اجتناب کیا جائے، معاشرہ اسی قدر زیادہ خوشگوار ہوتا اور پھلتا پھولتا ہے۔ اگر کوئی شکایت پیدا ہو جائے تو اسے نظر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انداز کردیں یا پھر باہم کہہ سن کر رفع دفع کرلیں مگر خاوند کے سامنے دفترِ شکایات مت کھولیں یہ طریقہ غیبت، چغلی اور کم ظرفی کا آئینہ دار ہے۔

یاد رکھئے کہ خاوند بعض اوقات ذرا سی شکایت سن کر شدید غصے میں آجایا کرتا ہے اور غصے میں یا تو دوسری بیوی کو مار پیٹ کرے گا یا شکایت لگانے والی ہی کو ڈانٹ کی زد میں لے آئے گا۔ نیز غصے میں بعض اوقات مرد ایسے الفاظ کہہ بیٹھتا ہے جن سے نکاح جیسا نازک رشتہ ہی خطرے میں پڑ جاتا ہے۔

اگر سوکن سے یا خاوند سے کوئی ایسی شکایت پیدا ہوگئی ہے جسے دور کرنے کی ضرورت محسوس ہورہی ہے تو خوب صورت، بے ضرر، شیریں لہجے اور اچھے الفاظ کے ساتھ اس کو رفع کرنے کی کوشش کریں کہ یہی اسلامی اخلاق کا تقاضا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کو حکم دیا:

﴿ اِدْفَعْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ السَّیِّئَةَ ؕ نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا یَصِفُوْنَ ﴾(المومنون: ۹۶)

''اور برائی کے جواب میں ایسا رویہ رکھو جو نہایت اچھا ہو اور جو کچھ وہ بیان کرتے ہیں ہمیں خوب معلوم ہے۔''

شیطان کو زیر کریں:

یاد رہے کہ سوکن سے حسد، غیرت وغیرہ شیطان پیدا کرتا ہے، جب ایسا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محسوس ہو تو تعوذ، اور لاحول ولاقوۃ پڑھ کر اس کے اثرات سے اپنے آپ کو بچانے کی کوشش کریں۔ حسد اور غصے کے تحت فوری ردِ عمل ظاہر کرنے کی بجائے رک جائیں اور کچھ وقت گزرنے کے بعد ٹھنڈے دل سے جائزہ لیں، ان شاء اللہ نیت ٹھیک ہو گی تو معاملہ خود بخود سلجھ جائے گا۔

استثنائی حالتیں:

زندگی ہمیشہ ایک جیسی نہیں رہتی، اتار چڑھاؤ اس کا لازمی حصہ ہے، فرض کیجیے خاوند بیمار ہو گیا تو کیا وہ اس صورت میں صرف ایک بیوی کے گھر ٹھہرا رہے گا اور دوسری اس کے ہاں اس لیے تیمارداری کرنے نہیں جائے گی کہ وہ اس کی سوکن کا گھر ہے؟ جب کہ رسول اللہ ﷺ کے خانہ مبارک میں تو یہ مثال ملتی ہے کہ جب آپ ﷺ کی بیماری شدید ہو گئی تو آپ ﷺ کا ایماء پا کر امہات المومنین نے ایثار کرتے ہوئے رسول اللہ ﷺ کی چاہت، تسکین اور آسانی کو مدِ نظر رکھتے ہوئے عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہاں رہنے کی اجازت دے دی اور سب بیویاں تیمارداری کے لیے عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں جمع ہو جاتی تھیں۔

(دیکھیے صحیح بخاری، کتاب المغازی، باب مرض النبی ووفاتہ، ح: ۴۴۵۰)

زندگی میں اور بھی بہت سے ایسے امور سامنے آتے ہیں جن کے بارے میں انسان کچھ فیصلہ نہیں کر پاتا کہ وہ انہیں کیسے سلجھائے۔ ایسے میں اگر بیویوں میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باہم موانست اور محبت ہو تو مردان کے ساتھ بیٹھ کر، پیش آئندہ مسئلے کو سلجھانے کے لیے ان سے مشورہ اور مدد لے سکتا ہے لیکن یہ تبھی ممکن ہے جب بیویوں میں باہم بھائی چارے اور اخلاص کی فضا قائم ہو۔

رسول اللہ ﷺ کی خصوصی تنبیہ:

باہم ایک دوسری کا دل جلانے اور اس کو جتانے کے لیے کہ خاوند تمہاری نسبت میرا زیادہ خیال رکھتا ہے، سوکنیں بہت سے جھوٹ بول جاتی ہیں، یہ اتنی عام بات ہے کہ اسے گناہ بھی نہیں سمجھا جاتا۔ اسماء بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک عورت نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا! اگر میں اپنی سوکن کا دل جلانے کے لیے اپنے خاوند کے بارے میں یہ کہوں کہ اس نے مجھے فلاں چیز دی ہے حالانکہ اس نے مجھے نہیں دی تو کیا مجھ پر گناہ ہوگا؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”اَلْمُتَشَبِّعُ بِمَا لَمْ يُعْطَ كَلَابِسِ ثَوْبَيْ زُوْرٍ“۔

”جو شخص اپنے آپ کو وہ چیز ملنا بیان کرے جو اس کو نہیں ملی سو اس کی مثال ایسے ہے جیسے کسی نے مکر کے دو جوڑے پہن رکھے ہیں“۔

(صحیح بخاری، کتاب النکاح، ح: ۵۳۱۹، مسلم: ۱۲۳۰)

اس سے یہ پتا چلا کہ باہم فخر جتلانے اور اپنے آپ کو اور اپنی برادری کو برتر باور کرانے کی عورتوں میں عادت ہوتی ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرًا﴾

"بے شک اللہ تعالیٰ شیخی خورے، اترانے والے کو پسند نہیں کرتا۔"

شوہر کے حوالے سے ایک مشترکہ فریضہ:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"اُنْصُرْ اَخَاكَ ظَالِمًا اَوْ مَظْلُوْمًا"۔

"اپنے بھائی کی مدد کرو چاہے وہ ظالم ہو چاہے مظلوم"۔

(بخاری، کتاب المظالم، باب اعن اخاك ظالماً او مظلوما)

بیویاں اگر محسوس کرتی ہیں کہ ان کا خاوند کسی بیوی کے حقوق دبا کر اس پر ظلم کر رہا ہے تو اسے اس ظلم سے باز رہنے کی تلقین کریں۔ اسے انصاف کرنے پر ابھاریں، بیویاں نہ خود باہم حق تلفی کریں نہ شوہر کو کسی کی حق تلفی کرنے دیں۔ ظلم ایک ایسا سنگین گناہ ہے جس کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"الظُّلم ظلمةٌ یَومَ القِیٰمة"۔

"روزِ قیامت ظلم تاریکی کی شکل میں ہوگا"۔ (بخاری، کتاب المظالم)

روزِ قیامت صرف ایمان اور عمل ہی کا نور ہوگا، اگر کسی نے ظلم کیا ہوگا تو وہ اندھیروں کی گہرائیوں میں اتار دیا جائے گا۔ لہٰذا سوکنوں کو چاہیے کہ قیامت کے اس ہولناک دن میں اپنے آپ کو اندھیرے سے محفوظ رکھنے کے لیے کسی پر رتی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

برابر بھی ظلم نہ کریں۔ کم پر قناعت کرلیں، تھوڑے پر راضی ہو جائیں، لیکن ظلم نہ ہونے دیں۔ بہترین رویہ تو یہ ہے کہ اپنی ضروریات، اپنی پسند، اپنے اوقات پر اپنی بہن (سوکن) کی ضروریات اور پسند کو ترجیح دیں۔

﴿وَ يُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَ لَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ وَ مَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ﴾ (الحشر: ۹)

''اور ان کو اپنی جانوں سے مقدم رکھتے ہیں خواہ ان کو خود احتیاج ہی ہو اور جو شخص حرصِ نفس سے بچالیا گیا تو ایسے ہی لوگ کامیابی پانے والے ہیں۔''

﴿اِعْدِلُوْا هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى﴾ (المائدہ: ۸)

''انصاف کیا کرو یہی تقویٰ کے قریب ہے۔''

اور تقویٰ نام ہے اللہ سے ڈرنے اور اس کے منع کردہ امور سے بچنے کا۔

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیویوں کے تعلقات میں خاوند کا کردار

ایک بار رسول اللہ ﷺ اپنی ایک زوجہ محترمہ کے ہاں مقیم تھے (ان کی باری تھی) اتنے میں دوسری زوجہ محترمہ نے ایک برتن میں کھانا بھیجا، گھر والی بیوی نے غلام کے ہاتھ پر چوٹ لگائی، جس سے برتن نیچے گر کر ٹوٹ گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے ٹوٹے ہوئے برتن کے ٹکڑے جمع کیے اور پھر گرا ہوا کھانا اکٹھا کرنے لگے اور خادم سے کہا: تمہاری ماں کو غیرت آ گئی تھی، پھر آپ نے اس بیوی کے گھر سے جس نے برتن توڑا تھا نیا برتن خادم کو دیا اور ٹوٹا ہوا برتن اسی گھر میں رہنے دیا۔ (بخاری، کتاب النکاح، باب الغیرۃ)

اس واقعے سے پتا چلتا ہے کہ:

- مرد کو غصہ کرنے کی بجائے ٹھنڈے مزاج سے کام لینا چاہیے۔
- اگر ایک بیوی دوسری کا نقصان کر دے تو اس کا نقصان پورا کرنا چاہیے۔
- بیویوں کے گھر الگ، چار دیواری الگ اور ضرورت کی چیزیں بھی الگ الگ مہیا کرنا خاوند کا فرض ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

○ بیوی چاہے کتنی محبوب ہو جب وہ کسی دوسری کا نقصان کرے گی تو اس کا بدلہ دلوایا جائے گا۔

ایک بار ام المومنین صفیہ رضی اللہ عنہا کو پتا چلا کہ انہیں ام المومنین حفصہ رضی اللہ عنہا نے یہودی کی بیٹی کہا ہے، صفیہ رضی اللہ عنہا رونے لگیں، اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ رونے کی وجہ پوچھی، صفیہ رضی اللہ عنہا نے بتایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم تو نبی (موسیٰ علیہ السلام) کی بیٹی ہو، تمہارے چچا (ہارون علیہ السلام) نبی ہیں اور تم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی ہو اس قدر فضیلت کے باوجود وہ تم پر کس طرح فخر جتلاتی ہے؟ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حفصہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: حفصہ اللہ سے ڈرو آئندہ ایسی بات مت کہنا۔

(صحیح سنن ترمذی، للالبانی، جزء ثالث، نکاح کے مسائل از محمد اقبال کیلانی)

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آپ کی بیوی صفیہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں کہا (اگرچہ شکل میں اچھی ہے مگر) اس میں اتنا ہی عیب کافی ہے کہ اس کا قد چھوٹا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"لَقَدْ قلتِ كلِمةً لو مُزِجتْ بِماءِ الْبحرِ لَمزَجَتْه"۔

"تم نے ایسا کلمہ کہہ دیا ہے کہ اگر اسے سمندر میں ملا دیا جائے تو یہ اس پر غالب آ جائے"۔ (سنن ترمذی، ابی داؤد، کتاب الادب، باب فی للغیبة، ٤٨٧٥)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس سے پتا چلا کہ جب ایک بیوی دوسری کی عیب چینی کرے تو خاوند کو بیوی کے اس رویے کی اصلاح کرنا چاہیے اور اسے سرزنش، حکمت، پیار جیسے بھی ہو سمجھانا چاہیے۔

مرد کو چاہیے کہ ایک بیوی کے سامنے دوسری بیوی کی خوب صورتی یا سلیقہ مندی یا اس کی کسی دوسری اچھائی کا ذکر نہ کرے کیونکہ عورت کی فطرت ہے کہ وہ اپنے شوہر کی زبان سے کسی دوسری عورت کی تعریف سننا پسند نہیں کرتی۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبوب بیوی تھیں فرماتی ہیں:

”ما غِرْتُ علی مراۃٍ لِرسولِ صلی اللہ علیہ وسلم کما غِرْتُ علی خدیجۃَ لِکثرۃِ ذکرِ رسولِ اللّٰہِ ایّاھا وثنائِہِ علیھا وقد اُوحِیَ الی رسولَ اللّٰہ ان یبشّرُھا ببیتٍ لھا فی الْجنّۃِ من قصب“۔

”مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی بیوی پر اتنا رشک نہیں آیا جتنا خدیجہ رضی اللہ عنہا پر آتا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کا بہتر تذکرہ کرتے اور ان کی بہت تعریف فرماتے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ان کے حق میں وحی آئی کہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کو جنت کے ایک ایسے گھر کی خوش خبری دیں جو خول دار موتی کا ہے“۔

(صحیح بخاری، کتاب النکاح، باب غیرۃ النساء ووجدھن، باب نمبر: ۱۳۸)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوکن ہونے کی صورت میں سہولتیں

ہم ہمیشہ کسی چیز کا صرف ایک پہلو ہی دیکھنے عادی ہیں، اگر ہم اس کے دوسرے رخ کو بھی دیکھنے کی عادت بنالیں تو زندگی میں بہت سی ناکامیوں، مایوسیوں اور الجھنوں سے ہمیں چھٹکارا مل جائے۔ عقل مند وہ ہے جو کسی معاملے کے روشن پہلوؤں پر غور کریں۔

○ اکیلی بیوی ہونے کی صورت میں مرد کے حقوق کا جو بوجھ اکیلی پر تھا وہ ایک سوکن کی صورت میں آدھا، دو کی صورت میں دو تہائی اور تین کی صورت میں تین چوتھائی رہ گیا، کیا یہ سہولت نہیں۔

○ بعض عورتیں گھریلو مصروفیات کے علاوہ بھی کچھ کرنا چاہتی ہیں، مثلاً پڑھنا لکھنا، سینا پرونا، یا بچوں پر زیادہ توجہ دینا، انہیں سوکن کی صورت میں خود بخود وقت زیادہ مل جائے گا۔

○ باری مقرر ہونے کی وجہ سے ذہنی اور جسمانی مصروفیت کے لحاظ سے کافی رعایت مل جائے گی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

○ بعض حقوق ایسے ہیں کہ بیوی ایک ہو یا زیادہ، پورے پورے ہی ملتے ہیں، جیسے روٹی کپڑا، مکان، علاج معالجہ کی سہولت۔ صرف توجہ اور وقت کا حق ہی تقسیم ہوتا ہے۔

○ اگر کہیں مہمان جانا ہو تو دوسری بیوی بچوں اور شوہر اور گھر کو سنبھال لے گی۔

○ اگر عورت بیمار ہو جائے تو گھر کے معمولات میں خلل نہیں آئے گا، دوسری بیوی سنبھال لے گی۔

○ اگر اللہ نہ کرے، مرد بیمار ہو جائے تو دونوں پر تیمار داری کا بوجھ بٹ جائے گا۔

○ اگر اللہ نہ کرے، ایک فوت ہو جائے تو اس کے بچے دوسری ماں سے مانوس ہوں گے اور اگر خوشگوار زندگی گزار رہے ہیں تو بچوں کو ماں کی کمی کم محسوس ہو گی۔

○ گھر میں زیادہ افراد ہونے کی وجہ سے زیادہ چہل پہل اور رونق رہے گی۔

○ باہم محبت کی صورت میں دونوں دکھ سکھ میں شامل ہو کر ایک دوسرے کو سکون کا باعث بنیں گی۔

فیصلہ کن بات:

ہر شخص اللہ کے بندے کی حیثیت سے اس دنیا میں آیا ہے اور اس کا اصل فریضہ بندگی اور عمل احسن ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿لِنَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا﴾

''تاکہ ہم یہ جانچیں کہ کون تم میں سے اچھے عمل کرتا ہے۔''

لہٰذا مرد ہو یا عورت اسے صرف یہ فکر کرنا چاہئے کہ آیا وہ بندگی کے تقاضے پورے کررہا ہے یا نہیں؟ اور یہ مت دیکھے کہ دوسروں کا روّیہ اس کے ساتھ کیسا ہے؟

شوہر کے حقوق ادا کرنا عورت کا اولین فریضہ ہے:

عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''خيرُ النّساءِ مَن تسرُّك اذا بصرُت وتطيعَك اذا امرُت وتَحفظُ غيبتكَ فى نفسِها وما لِكَ''۔

''بہترین بیوی وہ ہے جس کی طرف تو دیکھے تو وہ تجھے خوش کردے اور جب تو کسی کام کا حکم دے تو بجالائے اور تیری عدم موجودگی میں تیرے مال اور اپنی ذات کی حفاظت کرے''۔(الطبرانی،الصحیح الجامع الصغیر وزیادته،للالبانی،الجزء الثالث، ح:٣٢٩٤،نکاح کے مسائل از محمد اقبال کیلانی)

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے،رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اذا صلّت المرأة خمسها وصامَتْ شهرها وحصنَتْ فرُجها واطاعَتْ زَوجها قِيل لَها ادْخلى الجنّة مِنْ اىّ ابوابِ الجنّةِ شِئتِ''۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

”جو عورت پانچ نمازیں ادا کرے، رمضان کے روزے رکھے، اپنی شرم گاہ کی حفاظت کرے اور اپنے شوہر کی فرماں برداری کرے اسے قیامت کے روز کہا جائے گا جنت کے دروازوں میں سے جس سے چاہے داخل ہو جا۔“

(رواہ ابن حبان، صحیح جامع الصغیر وزیادته، للالبانی، الجزء الثالث، ح:٦٧٣، نکاح کے مسائل از محمد اقبال کیلانی)

ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”حقُّ الزوجِ علی زوجَتِهِ اَنْ لَو کانَتْ بِه قُرحَةٌ فلحسَتْها ما اَدَّتْ حقَّهُ“۔

”شوہر کا بیوی پر اس قدر حق ہے کہ اگر شوہر کو زخم آ جائے اور بیوی اس کو چاٹ لے تب بھی شوہر کا حق ادا نہیں کر سکتی“۔(رواہ الحاکم وابن حبان وابن ابی شیبه والدارقطنی والبیهقی، صحیح الجامع الصغیر وزیادته للالبانی، الجزء الثالث، ح:٣١٤٢، کتاب النکاح از محمد اقبال کیلانی)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسلامی معاشرت

کے اہم انفرادی پہلو

☆ انسان کا مقصد حیات اللہ کی عبادت واطاعت ہے۔لہذا ہر لمحے اس کی عبادت واطاعت کے تقاضے......اطاعت رسول ﷺ کی حدود میں رہ کر کرنا۔

☆ خاتم النبیین ﷺ کی اطاعت اور محبت کو ہر شعبہ زندگی میں ملحوظ رکھنا۔

☆ اولاد کو اللہ کی خاص نعمت سمجھ کر......اسلامی اقدار وآداب کے تحت اس کی پرورش کرنا۔

☆ بلوغ کی عمر کو پہنچتے ہی فوراً نکاح کا اہتمام کرنا۔

☆ انتخاب زوج کی تلاش میں تقویٰ کو ترجیح دینا۔

☆ طویل منگنی کی بجائے نکاح اور رخصتی کرنا۔

☆ اشیائے ضرورت میں نبوی معیار کو نمونہ بنانا......زائد ملے تو اللہ تعالیٰ کی حدود میں رہ کر خرچ کرنا۔

☆ اللہ تعالیٰ کے حکم استیذان پر عمل کرنا۔

☆ ستر وحجاب......اور غض بصر کی پابندی کرنا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

☆ حقوق لینے کی بجائے دوسروں کے حقوق ادا کرنے میں کوشاں رہنا۔

☆ مرد کا منصب قوام کے تقاضے ......کفالت بہ کسب حلال ...... حفاظت اوامر ونواہی ......اور امارت وخلافت کا علم حاصل کرنا ...... اور ممکنہ حد تک اسے بروئے کار لانا......

☆ خواتین کا احترام اور وقار برقرار رکھنا۔

☆ عورت کا گھر میں ٹک کر اطاعت قوام (شریعت کی حدود میں رہ کر) کرنا اور نگرانی اطفال کی ذمہ داریاں نبھانا۔

☆ دنیا کی دیگر اقوام کی مسرفانہ زندگی اور تعیش کے بجائے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے طرز حیات کی پیروی کرنا۔

☆ رفاہ دنیا کے بجائے فلاح آخرت میں ڈوبے رہنا۔

www.KitaboSunnat.com

☆☆☆

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

خواتین کے لیے تربیتی کتب

بیوہ کی عدت	15	نسوانی بال اوران کی آرائش	30
صنف مخالف کی مشابہت	18	اشیائے ضرورت کا معیار	30
منگنی اور منگیتر	18	غض بصر اور مرد حضرات	30
رشتے کیوں نہیں ملتے	27	بری اور برات	20
بہو اور داماد پر سسرال کے حقوق	25	دیور اور بہنوئی	18
عورت اور میکہ	24	ساس اور بہو	15
سوتیلی ماں اور اولاد	15	عورت وفات سے غسل و تکفین تک	12
مسائل طہارت اور خواتین	20	ستر وحجاب اور خواتین	25
نکاح کوئیز	25	صلہ رحمی اور اس کے عملی پہلو	40
تقسیم وراثت اور ہمارا معاشرہ	15	چند آیات کی تفسیر اور اعمال صحابہ ؓ	27
محرم مرد اور ان کی ذمہ داریاں	24	مکاتیب مریم (مریم خنساء کے لکھے ہوئے خطوط)	160
خطوط مسعود (اہلیہ کے نام)	100	سیدہ خدیجہ ؓ بحیثیت زوجۃ النبی ﷺ	15
اعتکاف اور خواتین	15	حفظ حیا اور کنواری لڑکیاں	25
حفظ حیا اور محرم رشتہ دار	25	مہر: بیوی کا اوّلین حق	23
پردہ اور خاندان	25	مطلقہ خواتین اوران کے مسائل	15
شادیوں کی رسومات، دعوتیں اوران میں شرکت	25	عورت اور بازار	18
بیویوں کے درمیان عدل	30	حج میں چہرے کا پردہ	10
عورت کا لباس	45	بیویوں کے باہمی تعلقات	25
نکاح میں ولی کی حیثیت	50	پردے کی اوٹ سے	25
عورت گھر میں دعوت دین	35	لو میرج	

مشربہ علم وحکمت
0300-4270553
ندیم ٹاؤن ڈاکخانہ اعوان ٹاؤن لاہور